اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر - غلام نبی

فی پرچہ ۱ر

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۷

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۸ر

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲ر

نمبر ۱۲۳	مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۴ ذوالحجہ سنہ ۱۳۴۹ھ	جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا صاحبزادہ مرزا اظہر احمد بعارضہ نمونیا بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنے وطن سے تشریف لے آئے ہیں۔

ذی الحجہ کا چاند ۱۹۔اپریل کو دیکھا گیا۔ اور ۲۰۔ کو پہلی ذی الحجہ ہوئی۔ اس لحاظ سے عید الاضحی ۲۹ اپریل بروز بدھ ہوگی۔

۲۰۔اپریل بعد نماز عشا مسجد اقصےٰ میں قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی نے ذکر حبیب پر تقریر کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عام خیر خواہی کا بے تاب کر دینے والا جوش

"نبی کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ اُس کے ساتھ قوتِ قدسی ہوتی ہے۔ اور اُن کے دل میں لوگوں کی ہمدردی۔ نفع رسانی۔ اور عام خیر خواہی کا بے تاب کر دینے والا جوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین۔ یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ اس خیال سے کہ وُہ مومن نہیں ہوتے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک کافروں کی نسبت کہ وُہ مسلمان کیوں نہیں ہوتے۔ دوسرا مسلمانوں کی نسبت۔ کہ اُن میں وُہ اعلےٰ درجہ کی رُوحانی قوت کیوں نہیں پیدا ہوتی۔ جو آپ چاہتے ہیں۔

چونکہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے۔ اس لیے صحابہ کی ترقیاں بھی تدریجی طور پر ہوئی تھیں۔ مگر انبیاء کے دل کی بناوٹ بالکل ہمدردی ہی ہوتی ہے۔ اور پھر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جامع جمیع کمالاتِ نبوت تھے۔ آپ میں یہ ہمدردی کمال درجہ پر تھی۔ آپ صحابہ کو دیکھ کر چاہتے تھے۔ کہ پُوری ترقیات پر پہنچیں۔ لیکن یہ عروج ایک وقت پر مقدر تھا۔ آخر صحابہ نے وُہ پایا۔ جو دُنیا نے کبھی نہ پایا تھا۔ اور وُہ دیکھا۔ جو کسی نے نہ دیکھا تھا۔"

(الحکم یکم مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

بلادِ عربیہ میں تبلیغ احمدیت

پہلی احمدیہ مسجد

کبابیر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو کرمل پہاڑ پر واقعہ ہے۔ حیفا سے نصف گھنٹہ کا رستہ ہے۔ اس کے جانب شمال و جنوب دو وادیاں ہیں۔ اور غربی طرف سمندر کا دلکش منظر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیوں کی وہاں جماعت پیدا کر دی ہے۔ جو آپ کے تمام دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی۔ اور احمدیت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔

یہاں پہلے کوئی باقاعدہ مسجد نہیں تھی۔ ایک چھوٹے سے کمرہ میں بعض لوگ نمازیں پڑھتے تھے۔ احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے ان کے لئے یہ کافی تھا۔ کیونکہ نوجوان نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔ مگر جب سے وہ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ سب باقاعدہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس لئے کمرہ میں عدم گنجائش کی وجہ سے مسجد کی سخت ضرورت تھی۔ میں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے ماہ شوال میں ایک مسجد بنانے کے لئے تحریک کی۔ جسے دوستوں نے قبولیت کا شرف بخشا۔ اسی وقت مشترکہ زمین میں سے مسجد کے لئے قطعہ تجویز کیا گیا۔ مسجد کی عمارت کے لئے تین ہزار پتھروں کا اندازہ لگایا گیا۔ جو اسی وقت دوستوں نے حصہ رسدی سے پیش کرنے کا وعدہ کیا چنانچہ بہت سے پتھر تیار ہو چکے ہیں۔ معمار بھی انہیں میں سے ہیں۔ جو مفت تعمیر کا کام کریں گے۔ سیمنٹ۔ اور لوہے اور دروازوں وغیرہ کے لئے ستر پونڈ کا تخمینہ لگایا گیا۔ جس کے لئے میں نے شام و حمص وغیرہ میں بعض دوستوں کو بذریعہ خطوط چندہ کے لئے تحریک کی چنانچہ بعض دوستوں نے خاطر خواہ امداد فرمائی۔ اور آخر ۱۵ مارچ کو پھر میں نے جماعت کبابیر کو توجہ دلائی۔ کہ یہ کام آپ کو ہی کرنا ہوگا۔ مومن کو خود ہی اپنی ضروریات کو سرانجام دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لہٰذا آپ کو بقیہ اشیاء کے لئے بھی چندہ دینا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے نہایت اخلاص اور قربانی کا نمونہ دکھایا۔ اور باوجود غریب ہونے کے اپنی استطاعت سے بڑھ کر چندہ دیا۔ اب میں ان تمام دوستوں کے اسماء معہ رقوم چندہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اور تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ؂

نمبر شمار	اسم	سکونت	پتھر	نقد
(۱)	شیخ صالح و اولادہ محمد و محمود و حامد	کبابیر	۴۲۰	۱۰۰ شلنگ
(۲)	عبد القادر صالح	”	۱۸۰	۸۰ ”
(۳)	شیخ احمد و ابنہ محمد	”	۳۶۰	۸۰ ”
(۴)	شیخ حسن و ابنہ کامل	”	۳۶۰	۸۰ ”
(۵)	شیخ حسین کبابیر ۱۸۰ پتھر ۲۰ شلنگ			
(۶)	الحاج عبد القادر کبابیر ۲۰ شلنگ			
(۷)	مریم زوجہ شیخ صالح کبابیر ۲۰ شلنگ			
(۸)	محمد العودی و اولادہ علی و مصطفےٰ و عبد المالک کبابیر ۲۰۰ پتھر ۴۰ شلنگ			
(۹)	محمد الشیخ و زوجتہ آمنہ صالح	”	۱۸۰	۴۰ ”
(۱۰)	تالف و ابنہ اخیہ علی	”	۳۶۰	۵۰ ”
(۱۱)	الحاج محمد المغربی	”	×	۲۰ ”
(۱۲)	شیخ سلیم الربانی	طیرہ	۱۸۰	۴۰ ”
(۱۳)	شمسی والدۃ شیخ سلیم		×	۱۰ ”
(۱۴)	شیخ علی القزق و ابنہ خضر	حیفا	۱۸۰	۲۰ ”
(۱۵)	ج - الف	”	×	۴۰ ”
(۱۶)	رشدی افندی	”	×	۱۰ ”
(۱۷)	زہریہ	”	×	۳ ”
(۱۸)	جلال الدین شمس احمدی	”	×	۱۰۰ ”
(۱۹)	الحاج محمد طہ السکاف	حمص	×	۵۰ ”
(۲۰)	زوجۃ الحاج محمد طہ السکاف	”	×	۴۰ ”
(۲۱)	نور الدین ابن محمد طہ السکاف	حمص		۹۰ شلنگ
(۲۲)	محمد الحمصی برادر اکبر منیر الحصنی	دمشق		۱۰۰ شلنگ
(۲۳)	محمد توفیق الکحالہ	”		۴۰ ”
	بقیہ فہرست پھر			کل میزان ۱۱۹۳ ”

بلادِ عربیہ میں احمدی جماعت کی یہ پہلی مسجد ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے باعثِ نشر ہدایت بنائے۔ اور جیسا کہ یہ مسجد بلند جگہ پہاڑی پر واقعہ ہوگی۔ ویسے ہی اسے احمدیت کی اشاعت کے لئے ایک مضبوط چٹان کی طرح قرار دے۔ یہ مسجد ۳۶ فٹ لمبی۔ اور تیس فٹ چوڑی ہوگی۔ اور اس کے آگے صحن ہوگا۔ ایک برساتی کنواں بھی تیار کیا جائے گا۔ نیز احمدی مہمانوں کے لئے اس کے قریب ایک کمرہ بنانے کی بھی تجویز ہے۔ جس کمرہ میں پہلے نمازیں پڑھتے تھے اس میں احمدی بچے تعلیم پائیں گے۔ آخر میں تمام دوستوں سے دعا کے لئے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؂

خاکسار
جلال الدین شمس احمدی - از کبابیر

غلامانِ محمدؐ کے ارادے

عدو کہتے ہیں اب اسلام کو بالکل مٹا دینگے
خدا کے نور کو وہ منہ کی پھونکوں سے بجھا دینگے

نہ رہنے دینگے وہ ہندوستاں میں ایک بھی مسلم
صدائے حق کو اب غوغائے باطل سے دبا دینگے

مگر یہ یاد رکھیں قاتلِ خنزیر کے خادم
جہاں کو نعرۂ اللہ اکبر سے ہلا دینگے۔

ہم ان کی دھمکیوں کو سن رہے ہیں ایک مدت سے
گر اٹھے تو باطل کے پرخچے ہی اڑا دینگے۔

یہ گاندھی چیز کیا ہے گر ہزاروں ایسے دشمن ہوں
خس و خاشاک کی مانند پل بھر میں اڑا دینگے۔

علمِ توحید کا ہونے نہ دینگے سرنگوں ہرگز
عدو گرچہ ہمارے خون کی ندیاں بہا دینگے۔

وہ کوئی اور ہونگے ان کی باتوں سے جو ڈر جائیں
خدا کے فضل سے ہم قصر کفر و شرک ڈھا دینگے۔

وہ کیا سمجھے ہیں ہم کو! ہم غلامانِ محمدؐ ہیں
ہمارا پیشوا محمود ہے۔ ان کو بتا دینگے

شاکر

اعلان

بتاریخ ۲-جولائی ۱۹۳۰ء میں کارخانہ قاعدہ یسرنا القرآن خاص حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ذات کو ہبہ کر چکا ہوں۔ لہٰذا اس کارخانہ کے مالک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مصلح موعود ہیں ؂

میری یہ تحریر بطور وصیت نہیں۔ بلکہ اپنی زندگی میں بطور اعلان ہبہ ہے اس لئے میرے بعد میرے کسی رشتہ دار کو اس کارخانہ میں سے بطور ترکہ حصہ لینے کا حق نہیں ؂

خاکسار۔ پیر منظور محمد مصنف قاعدہ یسرنا القرآن و موجد طرز کتابت قاعدہ یسرنا القرآن بقلم خود - ۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء

افسوس ناک خبر:- گلگت سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ غلام محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ ۲۰-اپریل کو فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؂

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۲۳ قادیان دارالامان - مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء جلد ۱۸

نہایت نازک حالات میں مسلمانوں کو دعوت اتحاد

مسلمان متحد ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں

یوں تو ہر قوم کے لئے ہر حالت میں ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ
[illegible] حقوق کی حفاظت کیلئے اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے اور
[illegible] مخالفین کی دست برد سے محفوظ رہنے کے لئے متحد اور متفق ہو
[illegible] بعض اوقات ایسے بھی آتے ہیں۔ جب قومی اتحاد اور اتفاق بعید
[illegible] ضروری ہو جاتا اور قوم کی زندگی کے لئے بمنزلہ روح سمجھا جاتا ہے۔
[illegible] قت اگر قوم اپنے اندرونی اختلافات کو چھوڑ کر ایک مرکز پر جمع
[illegible] جائے۔ اگر انشقاق اور پراگندگی کو ترک کر کے ایک سلک میں منسلک
[illegible] ئے۔ اگر مختلف جہات سے اپنا رخ موڑ کر ایک طرف منہ کر لے اور
[illegible] حفاظت اور استحکام کے لئے بنیان مرصوص بن جائے۔ تو
[illegible] وہ کتنی ہی قلیل کیتنی ہی کمزور اور کتنی ہی بے سروسامان کیوں نہ ہو
[illegible] کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔ لیکن اگر ایسے اوقات میں اس
[illegible] جہتی اور اتحاد نہ پیدا ہو۔ وہ اپنے قدم ایک متحدہ محاذ پر قائم نہ کر لے
[illegible] آپس میں ہی دست و گریباں ہوتی رہے۔ تو پھر اسے مٹانے کے
[illegible] سی اور کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ خود ہی اپنی ہلاکت
[illegible] کھودتی اور خود ہی اس میں گر پڑتی ہے۔ اور اس طرح گرتی ہے
[illegible] کبھی ابھر نہیں سکتی۔

مسلمانان ہند کے لئے نازک گھڑی

ہمارے نزدیک مسلمانان ہند پر ایسی ہی نازک گھڑی آئی ہوئی ہے۔
[illegible] اہل ہند کی سیاسی قسمت کا فیصلہ درپیش ہے اور یہ طے ہونیوالا
[illegible] کسے زندہ رہنا چاہیئے۔ اور کسے ذلت اور ادبار میں گر جانا چاہیئے
[illegible] حکومت اور اقتدار حاصل کرے اور کسے غلامی کی زندگی میں دھکیل
[illegible] ئے۔ بظاہر حالات مسلمانوں کے سخت خلاف ہیں۔ ایک طرف موجود
[illegible] ت ہے۔ جو قدرتی طور پر طاقتور اور کثیر التعداد طبقہ کے آگے جھکنے
[illegible] ہو رہی ہے۔ دوسری طرف برادران وطن ہیں۔ جو اپنی طاقت
[illegible] ۔ اپنی کثرت اور سرگرمیوں کی بنا پر مسلمانوں کا کوئی معقول
[illegible] معقول مطالبہ ماننا تو الگ رہا سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ ایسی حالت
[illegible] مسلمانوں کا اختلاف اور افتراق انہیں ٹھکرا دینے اور انہیں نیست و نابود

کر دینے کے لئے کافی ہے۔

گاندھی جی کا حربہ مسلمانوں کے خلاف

چنانچہ ہندوؤں کے واحد نمائندے اور عدل و انصاف کے بلند بانگ دعوے کرنے والے گاندھی جی نے یہی حربہ ان کے خلاف استعمال کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بالکل غیر مبہم اور صاف الفاظ میں کہدیا ہے۔ کہ مسلمان جبتک کوئی متحدہ مطالبہ ان کے سامنے پیش نہ کریں۔ وہ اس پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ گو گاندھی جی نے یہ جواب ان مسلمانوں کو دیا ہے جنہیں وہ اپنے سیاسی مسلک کے مخالف اور اپنی سیاسی سرگرمیوں سے علیحدہ سمجھتے ہیں لیکن صاف ظاہر ہے۔ کہ جن مسلمانوں کو وہ اپنے مخلص رفقائے کار قرار دیتے ہیں اور جن کی عام مسلمانوں کے مقابلہ میں تعریف و توصیف کر رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی ان کا یہی جواب ہے۔ کیونکہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اگر وہ کثیر التعداد مسلمانوں کے نمائندوں کے مطالبات یہ کہہ کر مسترد کر دیں۔ کہ وہ تمام مسلمانوں کے متحدہ مطالبات نہیں۔ تو قلیل التعداد مسلمانوں کے نمائندوں کے ایسے مطالبات پورے کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو ان کی منشاء کے خلاف ہوں۔ وہ ان کا ہر ایسا مطالبہ اسی اصل کے ماتحت رد کر دیں گے۔ کہ یہ مسلمانوں کا متحدہ مطالبہ نہیں۔ ایسی صورت میں سوائے اس کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ان کے اپنے اختلاف کے مذبح پر قربان کر دیا جائے گا۔ انہیں آپس میں لڑنے اور مرنے کے لئے چھوڑ دیا جائیگا۔ اور ان کے بنائے ہوئے کھنڈرات پر اپنا قصر حکومت تعمیر کر لیا جائیگا۔

مسلمانوں سے متحد ہونے کی گزارش

اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے اور اس بربادی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے اسوقت ایک دفعہ پھر مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جب گاندھی جی نے ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ مفاہمت کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ چنانچہ ہم نے لکھا تھا:۔

"قبل اس کے کہ مسلمان ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے کوئی قدم اٹھائیں یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ آپس میں تصفیہ کر کے ایک نقطہ پر آجائیں تاکہ مفاہمت کے لئے مسلمانوں کی طرف سے جو کچھ پیش کیا جائے۔ وہ متحدہ اور متفقہ ہو۔ اور کسی مسلمان کو خواہ وہ کانگریسی ہو یا غیر کانگریسی۔ اس میں اختلاف نہ ہو۔ یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اگر اہل ہند کی سیاسی حقوق حاصل کرنے میں کامیابی کا دارومدار ہندو مسلم اتحاد پر ہے۔ تو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا انحصار خود مسلمانوں کے آپس کے اتحاد پر ہے۔ اگر مسلمان اسی طرح متفرق رہے۔ جس طرح کہ ابتک ہیں۔ اور انہوں نے متحد ہو کر اپنے مطالبات پیش نہ کئے۔ تو پھر ہندوؤں کو انصاف کے لئے آمادہ کرنا قطعاً ناممکن ہو گا۔ پس ضرورت ہے۔ کہ جلد سے جلد ہر ایک صوبہ کے ہر خیال کے مسلمانوں کے نمائندے ایک جگہ جمع ہوں۔ اور ضروری امور کا متفقہ فیصلہ کر لیں۔"

یہ نہایت اہم مشورہ اس وقت دیا گیا تھا۔ جبکہ ابھی گاندھی جی وہ حربہ استعمال نہ کیا تھا۔ جو انہوں نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے نمائندوں کے سامنے پیش کیا۔ اور اگر مسلمان ان سے گفتگو کرنے سے قبل آپس میں کوئی متحدہ فیصلہ کر لیتے۔ تو پھر قطعاً گاندھی جی کے لئے یہ کہنے کی گنجائش نہ رہتی۔ کہ مسلمان جبتک متحدہ مطالبات پیش نہ کریں۔ انہیں تو خود ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ اپنی قوم سے منوا سکتے ہیں۔ لیکن افسوس مسلمانوں نے اتحاد اور اتفاق کی برکت حاصل کرنیکی کوشش نہ کی اور اس سے محروم رہنے کی وجہ سے ان سے وہی سلوک کیا گیا۔ جس کے وہ مستحق تھے۔

مسلمانوں کی کامیابی اتحاد پر منحصر ہے

اب جبکہ وہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ آپس میں اتحاد نہ کرنے کے باعث ان سے کیسا شرمناک اور غیر مخلصانہ سلوک کیا گیا ہے۔ ان کے تمام مطالبات کو کس بے دردی سے کھٹائی میں ڈالدیا گیا ہے۔ اور ان میں سے ہر فریق کو کس طرح ناقابل التفات سمجھ لیا گیا ہے۔ تو انہیں ہوش آجانی چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ انکی کامیابی محض آپس کے اتحاد اور اتفاق پر منحصر ہے۔ اور اس کیلئے انہیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنی نیتوں کو صاف کر کے اور محض قوم کی بھلائی اور بہتری کو پیش نظر رکھ کر آپس میں سمجھوتہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور پھر کامیاب نہ ہوں۔ بھائی بھائی کا آپس میں تصفیہ کر لینا بہ نسبت اس کے بہت آسان ہے کہ کسی غیر سے کوئی بات منوائی جائے۔ اگر مسلمانوں میں اتنی قابلیت اور اتنا سلیقہ نہیں کہ اپنے ایسے مطالبات کا جن پر انکی زندگی کا انحصار ہے۔ آپس میں تصفیہ کر سکیں۔ تو پھر انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ کسی اور سے اپنے حقوق حاصل کرنا انکے لئے قطعاً ناممکن ہے۔ اور ان کی قسمت میں ذلت و رسوائی اور دوسروں کی غلامی لکھدی گئی ہے۔

جمہور مسلمانوں سے علیحدہ رہنے والے نیشنلسٹ

کیا وہ مسلمان جو کانگریس کو اپنا ملجا و ماویٰ قرار دیکر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنا ان کے لئے ناممکن ہے۔ اور وہ کانگریس کی خاطر اپنے بھائیوں کے ساتھ جنگ و جدال کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کانگریس میں انہیں مستقل قدر و منزلت حاصل ہو جائیگی۔ اگر ان کے دل میں یہ خیال ہو تو جس قدر جلد ممکن ہو اسے خیرباد کہدینا چاہیئے۔ اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کرنے والا اس وقت

تک تو دوسروں میں قدر و وقعت کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے جبتک اس سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن جب مطلب حاصل ہو جائے۔ تو پھر اس سے زیادہ ذلیل کسی کو نہیں سمجھا جاتا۔ جمہور مسلمانوں کو چھوڑ کر ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملانے والے مسلمانوں کو بھی ہندوؤں سے اس کے علاوہ کسی اور بات کی قطعاً توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ اور کم از کم ان لوگوں کی آواز کو ضرور گوش ہوش سے سننا چاہیئے۔ جو اب بھی کانگریس سے اپنی وفاداری کا اعلان کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کا آپس میں متحد اور متفق ہونا ضروری سمجھتے ہیں

نیشنلسٹ مسلمانوں کا خطاب اپنے ساتھیوں سے

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے کانگریسی ساتھیوں کے متعلق لکھتے ہیں:-

"ہمارے خیال میں جمہور مسلمانوں سے کانگریسی مسلمانوں کا علیحدہ ہونا امام مسلم برادر امام حسین کی لڑائی کی مثال ہے۔ جس میں امام مسلم کے اتباع نے عین وقت پر علیحدگی کر لی تھی۔ ہماری رائے میں ہندوستان کی مسلم تاریخ میں ان کانگریسی مسلمانوں کے اختلاف رائے کو پچھلی نسلیں قومی بیوفائی سے موسوم کرینگی۔ اور کہینگی

کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد (اہلحدیث ۱۷ اپریل ۱۹۳۱ء)

یہ ایک مذہبی شخص کی رائے ہے۔ جو بقدر استطاعت آج تک ہر رنگ میں کانگریس کی حمایت کرتا رہا۔ اور مسلمانوں کو کانگریس کے پیچھے چلنے کی دعوت دیتا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کانگریس کے بہت بڑے حامی اخبار زمیندار کی رائے بھی قابل توجہ ہے۔ جو لکھتا ہے:-

اخبار "زمیندار" کا اعلان

"اسوقت نہائت ضروری ہے۔ کہ مسلمان اپنے جائز اور ضروری مطالبات کے پیش کرنے میں نہائت بیباکی سے کام لے۔ کیونکہ اسوقت سکوت نہائت مضر ثابت ہوگا۔ اور جو کام آج معمولی احتجاج سے ہو سکتا ہے۔ وہ شاید جدید دستور اساسی کے نفاذ کے بعد بہت سی مالی و جانی قربانیوں سے بھی نہ ہو سکے۔ بعض غرض پرست حلقوں اور بعض حقیقت ناشناس طبقوں سے یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ کسی قسم کے جداگانہ مطالبات پیش کرنا فرقہ پرستی میں داخل ہے۔ ہم اس نظریہ کی صحت کے قائل نہیں۔ اس لئے کہ ہر جماعت کی کچھ نہ کچھ روایات ہوتی ہیں۔ ہر جماعت کے کچھ نہ کچھ خصائص مخصوصہ ہوتے ہیں۔ ہر مذہب کے پیرؤوں کا ایک خاص کلچر ہوتا ہے۔ اور چونکہ مسلمان کے نزدیک زندگی سے مراد اپنی تہذیب۔ اپنی روایات اور اپنے خصائص کا تحفظ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان خواہ وہ وطن دوستی کے انتہائی معراج پر ہی پہنچا ہوا کیوں نہ ہو۔ ان چیزوں کے تحفظ کے لئے اسوقت انتہائی جدوجہد سے کام لے۔ کیونکہ ان کے متعلق تغافل روا رکھنا گویا اپنی انفرادی ہستی کو معرض خطر میں ڈالنا ہے۔" (زمیندار ۱۶ اپریل)

یہ اس طبقہ کے ایک نمائندہ کی رائے ہے۔ جسے گاندھی جی نے نیشنلسٹ مسلمان کا خطاب دیا ہے۔ جس کی دیانت اور صداقت کا اعتراف کیا ہے۔ اور جس کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو اپنے مطالبات پیش کرنے کے لئے کہا ہے۔

نیک فال

ہمارے نزدیک اس طبقہ کی طرف سے اس قسم کے خیالات کا اظہار مسلمانوں کے سمجھوتہ اور اتحاد کے لئے نیک فال ہے۔ اور اپنے مطالبات کو متحدہ صورت میں پیش کرنے کے زیادہ امکانات پیدا کر رہا ہے۔ اگر دوسرے نیشنلسٹ مسلمان بھی ہندوؤں کی اندھا دھند تقلید چھوڑ کر اپنی قوم کے مخصوص حالات اور ضروری تحفظات پر غور کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ وہ بھی اتحاد کی ضرورت کے قائل نہ ہو جائیں۔

جداگانہ حقوق طلب کرنیوالوں سے

جداگانہ حقوق کا مطالبہ کرنے والے مسلمانوں کی چونکہ بہت بڑی کثرت ہے۔ اور ان کے مطالبات کی صداقت نیشنلسٹ مسلمانوں کے ایک گروہ کو بھی اپنا حامی بنانے میں ایک حد تک کامیاب ہو چکی ہے۔ اس لئے انہیں چاہیئے۔ کہ باقی ماندہ نیشنلسٹ مسلمانوں کو قائل کرنے کی بھی کوشش کریں۔ اس کے لئے دلداری کے تمام وہ طریق اختیار کریں۔ جو ایک بھائی کو اپنے دوسرے بھائی کے متعلق اختیار کرنے چاہئیں لیکن باوجود اس کے اگر وہ اتحاد میں شریک نہ ہونا چاہیں تو انکی مرضی۔ جس قدر نیشنلسٹ مسلمان ساتھ دیں انہی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اس کے بعد گاندھی جی سے یہ دریافت کرنے کا حق ہو جائیگا۔ کہ اب کون نیشنلسٹ مسلمان ہیں جن کے ساتھ مل کر مطالبات پیش کرنیکی شرط عائد کرتے ہیں۔ اس صورت میں بھی اگر وہ منصفانہ مفاہمت کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اور صرف چند مسلمانوں کی آڑ لیکر انہوں نے پہلو تہی کی۔ تو انکی رہی سہی وقعت بھی جاتی رہیگی۔ اور وہ بالکل عریاں ہو جائیں گے۔

مسلمانوں کو لڑانیکے لئے ہندوؤں کی شرارت

ہندوؤں نے یہ دیکھ کر کہ مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر ہندوؤں کے ساتھ متحد ہیں۔ یہ کوشش شروع کر دی ہے۔ کہ مسلمانوں کے اختلاف کو بڑھانے اور انہیں نقصان پہنچانیکے لئے اپنے ہم خیال مسلمانوں کو ہی آلہ کار بنائیں۔ اور خود نہ صرف تماشہ دیکھیں بلکہ مسلمانوں کو کمزور کر کے اپنے قدم مضبوط کرتے جائیں۔ اس غرض کے لئے ایک طرف تو انہوں نے نیشنلسٹ مسلمانوں کا لکھنؤ میں اجتماع کرایا ہے۔ جس میں کئی ایک نیشنلسٹ مسلمانوں نے بھی اس لئے شریک ہونا مناسب نہیں سمجھا کہ یہ کانفرنس مسلمانوں میں مزید تفرقہ پیدا کرنے کے لئے منعقد کرائی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف اس قسم کے مشورے دے رہے ہیں۔ کہ:-

"ضروری ہے کہ مسلم نیشنلسٹ پارٹی ایک زندہ اور طاقتور پارٹی ہو۔ اس کی شاخیں ملک کے چاروں اطراف میں پھیل جائیں۔ اور جب کبھی ٹوڈی مسلمان مسلم عوام کو غلط راہ پر ڈالنا چاہیں مسلم نیشنلسٹ پارٹی آواز اٹھائے۔ اور انہیں راہ راست پر لائے۔ ٹوڈی مسلمانوں کے پھیلائے ہوئے ہر ایک جھوٹ کی تردید کرے۔ اور اپنا نقطہ نگاہ پبلک کے سامنے زور سے رکھے۔ اور اسے سمجھائے۔ کہ اس کا بھلا کس میں ہے۔ گول میز کانفرنس کے متعلق اس پارٹی کو گورنمنٹ سے مطالبہ کرنا چاہیئے کہ نصف ڈیلیگیٹ اس کے ہوں۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ ملک کے بہت سے حصوں میں مسلم نیشنلسٹ پارٹی کی شاخیں قائم ہو رہی ہیں۔ اور لاہور۔ امرتسر۔ علیگڈھ۔ لکھنؤ۔ پٹنہ۔ بمبئی۔ کلکتہ اور مدراس میں قائم ہو چکی ہیں لیکن یہ کافی نہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ پراپیگنڈا کا جواب پراپیگنڈا سے دیا جائے کیونکہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔ اخبارات سے کام لیں۔ مختلف شہروں میں اپنے جلسے کر کے لوگوں کو سمجھائیں۔ کہ ٹوڈی مسلمان نہ صرف ملک کے دشمن ہیں بلکہ اپنی قوم کے بھی۔ ایسا زبردست ایجی ٹیشن کریں کہ ایک بار دنیا سمجھ لے کہ مسلمانوں کا آتما بول اٹھا۔"

ان سطور کا ایک ایک لفظ اس فتنہ اور شرارت کا پتہ دے رہا ہے جس کا شکار ہندو مسلمانوں کو بنانا چاہتے ہیں۔ کاش ایسے بدخواہوں کو مسلمان منہ توڑ جواب دیں۔ اور ثابت کر دیں۔ کہ آپس میں خواہ ان کے کتنے ہی اختلافات ہوں۔ غیروں کے مقابلہ میں وہ ایک جسم اور ایک جان ہیں۔ اور کسی کی مجال نہیں۔ کہ ایک فریق کو اپنے ساتھ ملا کر دوسرے پر حملہ کرائے۔ حضرت علی رضؓ اور حضرت معاویہ رضؓ کے مشہور واقعہ کو پیش کر کے اپنے قابل احترام آباء و اجداد کی موقعہ شناسی اور عقلمندی کو بطور فخر پیش کرنے والوں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ متحد ہو کر اپنی عقلمندی کا ثبوت دیں۔

سابق اور موجودہ وائسرائے ہند کا ہندوؤں کو مشورہ

لارڈ ارون نے ہندوستان سے روانہ ہونے کے وقت اور لارڈ ولنگڈن نے سرزمین ہند پر قدم رکھتے ہوئے اہل ہند کو جو مشورہ دیا ہے۔ وہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت اور انہیں مطمئن کرنے کے متعلق ہے۔ لارڈ ارون نے کہا:-

"کوئی سیاسی سوسائٹی اسوقت تک امن و خوشحالی کی زندگی بسر نہیں کر سکتی۔ جبتک وہ اپنے ہاں کی اقلیتوں کو معقول طریقے سے مطمئن نہ کر دے۔"

لارڈ ولنگڈن نے کہا:-

"ہندوستان کی آئندہ حکومت کے لئے خواہ کوئی طرز حکومت وضع کیجائے۔ اس کی کامیابی کا انحصار اس امر پر ہوگا۔ کہ اس ملک کی وسیع آبادی کی ہر قوم مطمئن ہو۔ اس لئے اس طرز حکومت کے ربط و یگانگت کے لئے از بس ضروری ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی کے کسی جزو کو خواہ وہ مسلم ہو یا کوئی اور۔ یہ احساس نہ ہونے پائے۔ کہ اسکے جائز حقوق مخدوش حالت میں ہیں۔ یا انکی حفاظت صحیح طور پر نہیں کی گئی۔"

ان مشوروں کی معقولیت میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں

زمین و آسمان کی پیدائش سے متعلق اعتراض

اور اس کا جواب

قوانینِ قدرت کا مطالعہ کرنے والے اس حقیقت سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ کہ دنیا کی تمام ترقیات ہمیشہ تدریجاً وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ کسی ایک چیز کے متعلق بھی ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس نے یکدم معراجِ کمال حاصل کر لیا۔ زمین و آسمان کی پیدائش کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم نے اسے چھ ایام میں پیدا کیا۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ کا ایک یوم بعض دفعہ پچاس ہزار برس کا بھی ہوتا ہے اس لئے ان چھ ایام سے چھ مختلف لمبے دور مراد ہیں۔ جن میں زمین و آسمان کی تخلیق مکمل ہوئی۔ ناواقف اور کم فہم معترضین جنہیں اسلامی مسائل سے واقفیت نہیں۔ ان کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ محققین نے تو ثابت کیا ہے۔ کہ زمین آسمان کئی لاکھ برس کے عرصہ میں مکمل ہوئے۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ ان کی پیدائش کل چھ ایام میں ہوئی حالانکہ اگر قرآن نے یہ کہا ہوتا۔ کہ خدا نے زمین و آسمان کو ان چوبیس گھنٹے والے چھ دن میں بنایا۔ تب تو حقیقتاً اس پر اعتراض واقع ہوتا۔ اور ... جاتا۔ کہ اسلام سائنس اور علومِ ظاہری کے خلاف امورِ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایام کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور دوسری جگہ خود ہی یہ بھی فرما دیا ہے۔ ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون کہ ... کے نزدیک ایک یوم بعض دفعہ ایک ہزار برس کا ہوتا ہے اور یہ بھی فرما دیا ہے۔ کہ پچاس ہزار برس کا بھی ایک دن ہوتا ہے۔ تو پھر ایام سے مراد ۲۴ گھنٹے کے دن سمجھنا نادانی ہے۔

پھر لغت میں یوم سے مراد وقت اور دَور کے بھی ہیں۔ ... سے بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ اور چھ یوم میں زمین و آسمان کی تکمیل کا یہ مطلب واضح ہوتا ہے۔ کہ خدا نے زمین و آسمان کو چھ لمبے اوقات اور دوروں میں بنایا۔ اب کون ایسا سائنس دان ہے۔ جو قرآن مجید کے ان حقائق کو غلط قرار دے ... وہ خود تسلیم کرتے اور مانتے ہیں کہ زمین و آسمان یکدم اس صورت میں پیدا نہیں ہوئے۔ بلکہ ایک لمبے عرصہ تک مختلف دوروں میں سے گزر کر یہ حالت ہوئی۔ اس سے اسلام کی بیان کردہ حقیقت کی تصدیق ہوتی ہے۔ نہ کہ تردید۔ علوم ظاہری کا زیادہ زور موجودہ زمانہ میں ہی ہوا ہے۔ اسی زمانہ میں آسمان کی کھال اُتاری گئی۔ اور زمین نے اپنے خزانے اُگل دیئے۔ یہی وہ زمانہ ہے۔ جب بڑی بھی اور چھوٹے بھی۔ مشہور اقوام بھی اور رذیل قومیں بھی میدانِ ترقی میں بڑھیں۔ اسی زمانہ میں اذا زلزلت الارض زلزالہا و اخرجت الارض اثقالہا کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جب زمین کامل طور پر ہلا دی جائے گی یعنی زمین پر جتنی قومیں بستی ہیں۔ سب جاگ اُٹھیں گی۔ اور دیوانہ وار حصولِ ترقیات کے لئے دوڑنے لگیں گی۔ اس وقت اخرجت الارض اثقالہا زمین اپنے خزانے اُگل دیگی۔ یعنی اس کے اندر جو مخفی چیزیں ہیں۔ ان کا ظہور ہوگا۔

اس آیت کریمہ میں اسی زمانہ کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔ جبکہ ہر قسم کے علوم بکثرت نکل آئے ہیں۔ اور یہ وہی زمانہ ہے۔ جب قومیں اپنی ترقیات کے لئے کامل طور پر جدوجہد کر رہی ہیں۔ غرض موجودہ زمانہ میں ہی علوم کا انکشاف ہوا۔ اور سائنس نے یہ ثابت کیا۔ کہ زمین و آسمان کئی لاکھ برس میں بنے۔ لیکن اسلام کی سچائی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے زمانہ میں جبکہ علم کا نام و نشان نہ تھا۔ جبکہ تمام مکہ میں صرف دس یا بارہ لکھے پڑھے آدمی تھے۔ جبکہ پڑھنا عار سمجھا جاتا تھا اور جس زمانہ کا نام ہی زمانۂ جاہلیت تھا۔ ایسے تاریکی کے زمانہ میں اور ایسے علم سے بے بہرہ لوگوں میں ایک اُمی شخص پر اللہ تعالےٰ قرآن مجید اتارتا ہے۔ اور اس میں ایسے حقائق کا انکشاف فرماتا ہے۔ جن کی آج تیرہ سو برس گزرنے کے بعد علوم سائنس کے ماہرین کو تصدیق کرنی پڑتی ہے۔

تعصب اور چیز ہے۔ اور صداقت کے اظہار کی جُرأت کا فقدان الگ امر ہے۔ لیکن کیا کوئی انسان ہے جو اسلام کی سچائی کے اس عظیم الشان پہلو سے روگردانی کر سکے۔ آج علم کی روشنی ہے۔ اسی لئے سائنس دانوں نے کہا۔ کہ زمین و آسمان کئی لمبے دوروں میں مکمل ہوئے۔ لیکن اسلام آج سے کئی سو برس پیشتر یہی بات پیش کر چکا ہے۔ اور اس شخص کے ذریعہ پیش کر چکا ہے۔ جو اَن پڑھ تھا۔ اور جس کے خلاف اس زمانہ کے لوگ یہ اعتراض پیش کرتے تھے۔ لولا نزل هٰذا القرآن علیٰ رجل من القریتین عظیم۔ اگر خدا کا کلام نازل ہونا تھا۔ تو طائف اور مکہ کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ ہوا۔ اس پر کیوں نازل ہو گیا۔ ایسے انسان پر ایک کلام اُترتا ہے۔ اور اس میں وہ باتیں بتائی جاتی ہیں۔ جن کے خلاف زمانہ لب کشائی نہیں کر سکتا۔ جن پر سائنس دان حرفِ عیب عائد نہیں کر سکتے۔ جن پر علوم و فنون کے ماہرین کو اپنی مہر تصدیق ثبت کرنی پڑتی ہے۔ کیا یہ صریح دلیل نہیں کہ قرآن کا نازل کرنے والا اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول و پیغامبر بنا کر بھیجنے والا وہی خدا تھا جس نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا۔ جو حضرت عیسےٰؑ سے ہمکلام ہوا۔ اور جس نے باقی انبیاءؑ پر اپنے علمِ غیب کی باتوں کا اظہار فرمایا۔ پس یہ قرآن مجید کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کہ اس نے ایسے زمانہ میں جو تاریکی کا زمانہ کہلاتا ہے۔ جو جہالت اور کم علمی کا دور کہلاتا ہے۔ اور جس کا نام ہی آج تک زمانۂ جاہلیت مشہور ہے۔ ایسا کلام اتارا جس پر کسی بڑے سے بڑے علم والے کو بھی یہ جُرأت نہیں۔ کہ اس کی بیان کردہ کسی بات کی تغلیط پر قادر ہو سکے۔

اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس اعتراض کا بھی جواب دیدیا جائے۔ جو مخلوق کی پیدائش کے متعلق مخالفین اسلام کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ انما امرہٗ اذا اراد شیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون ٭ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے کہتا ہے۔ کُن یعنی ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔ مخالفین اس پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ جب صرف کُن کہدینے سے اللہ تعالےٰ ہر چیز کی تخلیق کرتا ہے تو پھر چیز کو فوراً پیدا ہو جانا چاہیئے۔ کیوں ایک بچہ کے پیدا ہونے میں نو ماہ کا عرصہ لگتا ہے۔ اور کیوں ہر ایک مخلوق ایک مقررہ وقت کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ اعتراض بھی قلتِ تدبر کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر عقل و فکر سے کام لیکر دیکھا جائے۔ تو قرآن کریم کی ان آیات کا جن میں لفظ کن آیا ہے۔ قطعاً یہ مفہوم نہیں ہے کہ فوراً ہر چیز پیدا ہو جانی چاہیئے۔ ان آیات میں خدا تعالےٰ نے جو کچھ بتایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب میں کامل ارادہ کر لیتا ہوں۔ کہ فلاں بات کو پورا کیا جائے۔ تو میں اپنے ارادہ سے کہتا ہوں۔ کہ ظاہری صورت میں واقع ہو جا۔ پس جب خدا تعالےٰ کی یہ مشیت ہوتی ہے۔ اور وہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ فلاں بات ہو جائے۔ تو اس کے نفاذ کا آرڈر دے دیتا ہے۔ فیکون پھر وہ چیز ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے ضروری نہیں۔ کہ فوراً ہی ہو جائے۔ اور نہ فوراً کا مفہوم کسی لفظ سے نکلتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی بے شمار مصلحتوں کے ماتحت نظامِ عالم میں استدراج کا سلسلہ قائم فرمایا ہے۔ اور کوئی چیز یکدم نہیں بڑھ سکتی۔ پس یہ ارتقاء آوازۂ کُن کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالےٰ کی یہی سنت ہے۔ کہ وہ جب کسی چیز کی پیدائش کا ارادہ فرماتا ہے۔ اور ضروری نہیں۔ کہ وہ چیز مادی ہی ہو۔ بلکہ اپنے کسی خاص فیض سے بھی جب دنیا کو مستفیض کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے ظہور کے لئے کُن کا حکم صادر کرتا ہے۔ جس کے نفاذ کے بعد وہ چیز وقوع میں آنی شروع ہو جاتی ہے۔ فوراً ہو جا کا مفہوم کسی لفظ سے نہیں نکل سکتا۔ نظامِ عالم میں استدراج کا ہی سلسلہ قائم ہے۔ جب کوئی شخص ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھاتا ہے۔ خواہ وہ ترقی روحانی ہو یا جسمانی۔ تو تدریج کے ساتھ۔ مگر ہر ایک ... اللہ کے حکم کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور اس کا حکم یہی ...

حقیقی وحدانیت اسلام میں ہے نہ کہ ویدک دھرم میں

دنیا کے مذہب میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے حقیقی توحید پیش کی ہے۔ اور ہر رنگ میں شرک کا قلع قمع کیا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ وہ لوگ جن کی الہامی کتابوں میں خداتعالیٰ کی عظمت وشان کو قطعاً نظر انداز کر دیا گیا۔ اور خدا کی طرف بعض ایسے افعال منسوب کئے گئے ہیں۔ جو اگر کسی معمولی انسان کی طرف بھی منسوب کئے جائیں۔ تو وہ انہیں اپنی ہتک اور تذلیل قرار دے۔ وہ اسلام کی توحید کے متعلق تعلیم کو ناقص قرار دیتے۔ اور یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ان کے مذہب میں اسلام سے بڑھ کر وحدانیت کی تعلیم دی گئی ہے چنانچہ آریوں کا ایک رسالہ "آریہ مسافر" لکھتا ہے:۔

"سب سے پہلے آپ ایشور کے متعلق تعلیم کو ہی لیں۔ اسلام سکھاتا ہے۔ کہ خدا واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ تعلیم اچھی ہے لیکن اس کا ویدک دھرم کی تعلیم سے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ پرماتما کی وحدانیت کی ایسے زور سے تلقین کرتا ہے۔ کہ اس میں غلطی کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ دیکھئے یجروید میں لکھا ہے۔ کہ وہ نہ دوسرا ہے۔ نہ تیسرا نہ ہی چوتھا کہلا سکتا ہے۔ نہ پانچواں ہے نہ چھٹا۔ نہ ہی ساتواں کہلا سکتا ہے۔ نہ آٹھواں ہے۔ نہ ہی نواں ہے۔ نہ ہی دسواں کہلا سکتا ہے۔ وہ اس سب کو دیکھتا ہے۔ جو سانس لیتا ہے اور جو نہیں لیتا"۔

اس حوالہ میں یجروید کے جس منتر کو اسلامی توحید سے بڑھ کر مکمل توحید پیش کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔ اس پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں نہایت بے تکی بات کہی گئی ہے جب یہ بتایا گیا۔ کہ خدا واحد ہے۔ تو پھر یہ کہنا۔ کہ وہ نہ دوسرا کہلا سکتا ہے۔ نہ تیسرا نہ چوتھا۔ حتیٰ کہ دس کی تعداد تک پہنچانا بالکل بے معنی ہے۔

جو ایک ہی ہے۔ اس کا دوسرا تیسرا کہلانے کا کیا مطلب علاوہ ازیں دس تک گن جانے کے باوجود اصل اور حقیقی توحید ظاہر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس سے صرف اتنا پتہ لگتا ہے۔ کہ ویدک ایشور دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا حتیٰ کہ دسواں نہیں کہلا سکتا۔ لیکن یہ کہاں سے ثابت ہوا۔ کہ اس کا کوئی شریک اور مثل نہیں۔ وہ پہلا ہی سہی۔ دوسرا تیسرا نہ سہی۔ لیکن کسی اور کے دوسرے تیسرے کہلانے کی نفی اس سے نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ویدک دھرم کے ماننے میں تعداد کے لحاظ سے تو دوسرے تیسرے چوتھے کا سلسلہ اس قدر وسیع ہوا۔ کہ ۳۳ کروڑ تک پہنچ گیا۔ اور نوعیت کے لحاظ سے اتنا پھیل گیا کہ آگ۔ درخت۔ پتھر۔ پانی ہوا۔ چاند۔ سورج۔ سانپ بچھو گائے سور۔ غرض ہر چیز کو ایشور کا شریک بنا لیا گیا۔ اور اس طرح ہندو خدا کی مٹی پلید [illegible] ... کا خطاب دیا ہے۔ ایسی تعلیمات میں اسلامی توحید کے مقابلہ میں ویدک دھرمی توحید کو پیش کرنا صرف منہ چڑانا ہے۔

بھلا اس ویدک دھرم کی کیا حقیقت ہے۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں توحید کی اعلیٰ تعلیم پیش کرے۔ جس میں نہ صرف ایشوری صفات پر اسکی مخلوق کو تصرف دے دیا گیا۔ بلکہ اس کی عبادت میں بھی دوسروں کو شریک کیا گیا ہے۔

چنانچہ یجروید میں لکھا ہے۔ "سب لوگوں کو چاہیئے کہ رعایا کے محافظ ایشور اور راجہ کی آگیا سیون اور اپاسنا (یعنی عبادت) ہمیشہ کیا کریں" (تفسیر یجروید سوامی دیانند جلد دوم صفحہ ۱۰۴)

اس منتر میں جس طرح ایشور کی اطاعت اور عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح راجہ کی اطاعت اور عبادت کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور جب راجہ ایشور کی طرح عبادت کرانے کا مستحق ہوا۔ تو پھر ایشور کی وحدانیت کہاں رہی۔ اس کے مقابلہ میں اسلام نے حاکم وقت کی عبادت کا نہیں۔ بلکہ اطاعت کا حکم دیا ہے۔

لیکن اس خیال سے کہ کوئی شخص اپنی نادانی اور جہالت سے حاکم کی اطاعت کا مطلب اس کی عبادت کا سمجھ لے۔ یا جن باتوں میں حکومت کو اطاعت کرانے کا حق حاصل نہیں۔ ان میں اطاعت نہ کرے اس سے قبل اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے کا حکم دیا چنانچہ فرمایا:۔

واطیعواللہ واطیعوالرسول واولی الامر منکم

یعنی تمہارے لئے سب سے مقدم اللہ اور رسول کی اطاعت ہے اور اس کے بعد حکومت وقت کی۔ اگر حکومت کوئی ایسا حکم دیتی ہے جو اللہ اور رسول کے حکم کے خلاف ہے۔ تو اس کی اطاعت نہ کرو۔ حکومت کی اطاعت اسی حد تک ہے۔ جب تک اس کے احکام اللہ اور رسول کے احکام سے ٹکراتے نہیں۔

پس جبکہ اسلام اللہ اور رسول کے احکام کے مقابلہ میں کسی اور کے حکم کی اطاعت جائز نہیں رکھتا خواہ وہ راجہ ہو۔ یا بادشاہ۔ تو یہ کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔ کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کی جائے۔ لیکن ویدک دھرم اپنے پیروؤں کو راجہ کی ایشور کی طرح ہی عبادت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور پھر کہا جاتا ہے۔ ویدک دھرم میں توحید کی تعلیم اسلام سے اعلیٰ دی گئی ہے۔

اور دیکھئے ویدک دھرم نے نہ صرف ایشور کی طرح راجہ کی بھی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ بلکہ راجہ کو ہر رنگ میں اپنے مساوی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔

"میں ایشور سب آدمیوں کو حکم دیتا ہوں۔ کہ تم لوگ میرے تلیہ (یعنی برابر) دیندار گن کرم اور سبھاؤ والے آدمی کی ہی رعایا ہو۔ اور کسی بے وقوف بد نیت کی رعایا ہونا مت قبول کرو"

(یجروید ادھیائے ۹ منتر ۲۱)

راجہ کو اپنے مساوی قرار دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ویدک دھرم تو رہا ایک طرف ویدک ایشور بھی حقیقی وحدانیت سے واقف نہیں۔ ورنہ وہ کسی راجہ کو چھوڑ شہنشاہ کو بھی اپنے "تلیہ" قرار نہ دیتا۔

اسلام نے نہ صرف کسی بڑے سے بڑے انسان کے متعلق خارق عادت [illegible] خداتعالیٰ کے مساوی ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے ذریعہ دنیا نے تمام سابقہ برگزیدوں سے بڑھ کر جلوہ الٰہی دیکھا۔ ان کے متعلق کوئی ایسا شبہ نہ پیدا ہونے دیا کہ کسی پہلو سے انہیں خدا کا شریک سمجھ لے۔ چنانچہ ہر ایک مسلمان کے لئے یہ اقرار ضروری قرار دیدیا۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ معبود حقیقی صرف اللہ ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔ اور محمد اللہ کا رسول ہے۔ نہ کہ اس کا شریک۔

دنیا اگر کسی کو اس کے بے مثال اور بے نظیر کمالات کی وجہ سے معبود سمجھ سکتی تھی۔ تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات تھی۔ لیکن خداتعالیٰ نے اس وضاحت اور تشریح کے ساتھ اسلام میں توحید کی تعلیم رکھی۔ کہ کسی کو آپ کی عبادت و پرستش کا وہم وگمان بھی پیدا نہ ہوا۔ اور یہ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ مسلمانوں کی شامت اعمال سے کئی قسم کی کمزوریاں پیدا ہو گئیں۔ کئی قسم کے فرقے نکل آئے۔ کئی قسم کے عقائد ایجاد کر لئے گئے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرستش کرنے کے متعلق کوئی تحریک [illegible] جس مذہب نے اس خوبی اور عمدگی کے ساتھ توحید قائم کی ہو اس کے سامنے ویدک دھرم کو یہ دعویٰ کرنے کا کیا حق ہو سکتا ہے اصل توحید اس نے پیش کی ہے اسلام نے خدا کی وحدانیت کو جس رنگ میں پیش کیا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کوئی مذہب ایسا نہیں جو اس خصوص میں مقابلہ کر سکے۔ دنیا میں شرک کی ایک بدترین صورت بت پرستی ہے۔ جو سمجھی جاتی ہے اسلام نے اس سے نہایت سختی کیساتھ روکا۔ اور فرمایا۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ یعنی بتوں کی پرستش سے بچو۔ کیونکہ اس سے علاوہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بعض گندے اخلاق اور جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے کیونکہ بت پرستوں کو اپنے جھوٹے معبودوں کے لئے بہت کچھ جھوٹے قصے گھڑنے پڑتے ہیں۔ پس چونکہ ان کی پوجا روحانی نقصان پہنچانے والی ہے۔ اس لئے ان کی عبادت مت کرو۔

پھر مشرک لوگ زیادہ تر عناصر پرستی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق فرمایا۔ لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ یعنی سورج اور چاند کی پرستش نہ کرو۔ بلکہ اس ہستی کے آگے سربسجود رہو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعاً۔ یعنی زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہم نے انسانوں کے خادم کے طور پر پیدا کیا ہے۔ اگر تم ان کو معبود سمجھکر ان کی پرستش کرو گے تو جہاں ایک طرف اپنے شرف اور عظمت کو ضائع کرو گے۔ وہاں ان سے حقیقی فائدہ بھی حاصل نہ کر سکو گے۔ پھر شرک کی ایک اور قسم کئی معبود ماننے کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بھی رد کیا اور فرمایا۔ لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا۔ اگر زمین و آسمان میں ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو کارخانہ عالم درہم برہم ہو جاتا۔ پھر عیسائیوں پر جنہوں نے تثلیث کا مسئلہ ایجاد کیا۔ اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا۔ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ ... ان دعوا للرحمٰن ولدا۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے۔ زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔ اس لئے کہ انہوں نے خدا کی طرف یہ منسوب کیا ہے کہ گویا وہ بھی بیٹا رکھتا ہے۔

غیر مذاہب

بہائیوں کے عقائد

بہائی ہمیشہ سادہ لوح مسلمانوں کو یہ کہکر دہوکہ دیا کرتے ہیں۔ کہ بہائیت دراصل دیگر فرق اسلامیہ کی طرح ایک اسلامی فرقہ ہے۔ اور بعض مسلمان بھی ناواقفیت سے یہی سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ بہائیت اسلام کی ایک شاخ ہے۔ حالانکہ جیسا کہ ہم مندرجہ ذیل سطور میں بتائیں گے۔ اسلام اور بہائیت میں بعد المشرقین ہے۔

میرزا حسین علی بہاء اللہ مدعی الوہیت و خدائی تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی تصنیفات میں کئی جگہ اس دعویٰ کو صراحتاً بیان کیا ہے۔ اور بہائی اس کی زندگی میں اسے سجدہ کیا کرتے۔ اور اس کا طواف کرتے تھے جیسا کہ متعدد کتب بہائیہ سے ثابت ہے۔ اب اس کی وفات کے بعد اس کی قبر کو معبود و سجدہ گاہ اور جہاں کی عبادت گاہ یقین کرتے ہیں۔ بہاء اللہ کے بیٹے اور جانشین عبد البہاء نے لکھا ہے۔ سجدہ کے لئے صرف تین جگہیں مخصوص ہیں۔ علی محمد باب کی قبر۔ بہاء اللہ کی قبر اور باب کا گھر۔ ان تینوں جگہوں کے سوا اور کسی جگہ سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اول تو ایک انصاف پسند شخص کے لئے بہائیوں کا یہ عقیدہ ہی یہ بتانے کے لئے کافی ہے۔ کہ یہ گروہ اسلام سے کیا تعلق رکھتا ہے۔ لیکن ہم بتاتے ہیں۔ کہ ہر اصل اور فرع میں بہائیت اسلام کے بالکل خلاف ہے۔ نماز کے متعلق بہاء اللہ نے اپنی کتاب اقدس میں لکھا ہے۔ اہل بہاء پر صرف ۹ رکعت نماز فرض ہے۔ تین رکعت سورج نکلنے کے وقت تین رکعت سورج ڈھلنے کے وقت اور تین رکعت شام کے وقت باقی نمازیں ہم نے تمہیں معاف کر دی ہیں۔

پھر ان نمازوں میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے۔ وہ اسلامی نماز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ بہاء اللہ کے اپنے تجویز کردہ الفاظ ہیں۔ اسی طرح طریقہ نماز میں بھی بہت اختلاف ہے۔ پہلی رکعت میں رکوع اور سجدہ نہیں ہے۔ دوسری و تیسری رکعت میں بھی دوسرا سجدہ نہیں ہے۔ اور سب سے بڑی بات جس سے بہائیت کا اسلام کے خلاف ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ملتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ بہائی قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ بلکہ ان کا قبلہ عکہ ہے جس کی طرف منہ کرکے عبادت کرنے کا انہیں حکم ہے۔ بہائیوں کی اس نماز کے علاوہ جو بڑی نماز کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک اور چھوٹی نماز ہے۔ جو صرف اسقدر ہے۔ کہ بہائی بہاء اللہ کی قبر کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور رکوع و سجدہ کے بعد قعدہ میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور اس دوران میں بہاء اللہ کے تجویز کردہ اذکار پڑھتا رہتا ہے۔

وضو بھی مسلمانوں کی طرح نہیں کرتے۔ بلکہ صرف یہ حکم ہے کہ دن میں صرف ایک بار منہ اور ہاتھ دھو لئے جائیں۔ وبس۔ ہر نماز کے لئے علیحدہ وضو کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہاں سردیوں میں تیسرے دن اور گرمیوں میں صرف ایک دفعہ روزانہ پاؤں دھونے کا بھی حکم ہے۔

بہائیوں میں نماز باجماعت حرام ہے اور ہر شخص کو علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور کتاب اقدس میں صاف لکھا ہے کہ لا یبطل الشعر صلواتکم ۔ یعنی شعر پڑھنے سے تمہاری نماز باطل نہیں ہوتی۔ گویا نماز میں اشعار پڑھنے کی اجازت ہے۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جو شخص بوجہ بیماری یا بڑھاپے کے کمزور ہو۔ اسے نماز معاف ہے۔ مسافر کو کلی طور پر نماز معاف کر دی گئی ہے۔ یہی حال حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا ہے۔ مسافر کے لئے صرف یہ شرط ہے کہ منزل مقصود یا امن کی جگہ پر پہنچ کر ہر نماز کے بدلہ ایک سجدہ کر لیا کرے۔

روزوں کے متعلق شریعت بہائیہ کا یہ حکم ہے۔ کہ موسم بہار میں صرف ۱۹ دن کے روزے رکھے جائیں۔ روزہ طلوع آفتاب سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک ہو۔ مسافر اور مریض کو روزہ بالکل معاف ہے۔ اسی طرح حائضہ عورت کو بھی ایام حیض کے روزے معاف ہیں۔

زکوٰۃ کے متعلق بہاء اللہ نے کتاب اقدس میں لکھا ہے۔ کتب علیکم تزکیۃ الاقوات وما دونها بالزکوٰۃ هذا ما حکم به منزل الآیات فی هذا الرق المنیع سوف نفصل علیکم نصابها ۔ یعنی تم کھانے کی چیزوں اور دوسری مملوکہ اشیاء کو زکوٰۃ دیکر پاک کرو۔ اور زکوٰۃ کا نصاب ہم پھر بیان کریں گے۔ مگر پھر اس نے کہیں بیان نہیں کیا۔ یہ معلوم نہیں کیوں۔ ہاں علی محمد باب نے جو حکم دیا تھا۔ کہ جس شخص کے پاس سو مثقال (ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کے قریب ہوتا ہے۔) سونا ہو۔ وہ اس میں سے ۱۹ مثقال مجھے ادا کرے۔ اسے بہاء اللہ نے بھی قائم رکھا۔ مگر یہ مطالبہ زکوٰۃ کے مطالبہ سے الگ ہے۔ اور وہ جائدادیں جو بطور خیرات لوگوں نے بہاء اللہ کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔ ان کے متعلق اس نے حکم دیا۔ کہ ان پر پورا پورا تصرف میرا ہے۔ اور میں جس طرح چاہوں خرچ کر سکتا ہوں۔ میری وفات کے بعد یہ اختیارات میری اولاد کو حاصل ہونگے۔ اور اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں بیت العدل اور اس کی عدم موجودگی میں عام بہائیوں کو۔ اس کے علاوہ جو تحائف اور ہدایا وغیرہ آتے تھے۔ وہ بھی سب کے سب بہاء اللہ اور اس کی اولاد کی ملکیت تھے۔ چنانچہ ایک سرکردہ بہائی مرزا حیدر علی اصفہانی نے اپنی کتاب بہجۃ الصدور میں لکھا ہے۔ کہ عبد البہاء کے محل کے اصطبل میں اعلیٰ درجہ کی عربی النسل گھوڑیاں اور گھوڑے تھے جو کمینوں کی سواری سیر و سیاحت اور تفریح و شکار کے کام آتے تھے اس سے بہائیوں کے اس پروپیگنڈا کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ بہاء اللہ اور اس کی اولاد ہمیشہ مصائب اور پریشانیوں کا شکار رہی اور جیل خانہ میں زندگی بسر کرتی رہی۔

شراب کی حرمت و حلت کے متعلق شریعت بہائیہ میں کوئی حکم نہیں۔ بلکہ بہاء اللہ کا فرزند اور جانشین عبد البہاء جب امریکہ گیا۔ اور وہاں بعض یورپین لوگوں نے سوال کیا۔ کہ کھانے پینے کے متعلق ہمیں ہدایات دیں۔ تو اس نے کہا۔ ہم جسمانی خوراک میں کوئی دخل نہیں دیتے۔ بلکہ ہمارا تعلق صرف روحانی غذا سے ہے۔ جس کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں۔ کہ بہائی مذہب خوراک کے متعلق کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرتا۔ اور بہائی شریعت میں کسی چیز کی حرمت صراحتاً بیان نہیں کی گئی حتّٰے کہ سؤر کے گوشت کی حرمت بھی معین طور پر کسی جگہ بیان نہیں۔ البتہ افیون کے متعلق لکھا ہے کہ قد حرم علیکم المیسر والافیون ۔ یعنی تم پر جوا اور افیون حرام کی گئی ہے۔ گوشت کھانے کی اجازت بہاء اللہ نے دی ہے۔ بلکہ کتاب مبین میں شکار وغیرہ کھیلنے کی بھی اجازت ہے۔ اور بہاء اللہ کی امیرانہ زندگی کو پیش کرتے ہوئے ہم اوپر بتا آئے ہیں۔ کہ بہاء اللہ کے اصطبل میں عربی النسل گھوڑے گھوڑیاں شکار وغیرہ کے لئے موجود رہتی تھیں۔ مگر عبد البہاء نے اس بارہ میں لکھا ہے۔ کہ انسان کو گوشت خوری کے آلات قدرت نے عطا نہیں کئے۔ اس لئے گوشت درندوں اور حیوانوں کی غذا ہے۔ نہ کہ انسانوں کی۔ گویا اس باب میں باپ بیٹا۔ پیر و مرید میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

حج کے متعلق بہائیوں کو کتاب اقدس میں حکم دیا گیا ہے کہ وہ دو گھروں کا طواف کریں۔ جن میں سے ایک تو وہ گھر ہے۔ جو علی محمد باب کا شیراز واقعہ ایران میں ہے۔ اور دوسرا وہ ہے جس میں بغداد میں بہاء اللہ رہتے تھے۔

زناکاری کسقدر سنگین اور اخلاق سوز جرم ہے یہ ہر متنفس آدمی اچھی طرح جانتا ہے اور اس کی مضرت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لئے سخت سے سخت اور کڑی سے کڑی سزا بھی مناسب خیال کی جاتی ہے تا اس خطرناک جرم کا کما حقہٗ انسداد ہو سکے۔ مگر بہائیہ شریعت بتاتی ہے۔ کہ ہر ایک زانی مرد اور زانیہ عورت صرف نو نو مثقال سونا بطور جرمانہ بیت المال میں داخل کر دیں۔ اور اگر وہ دوبارہ اس جرم کا اعادہ کریں۔ تو اس سزا کو دوگنا کر دیا جائے یعنی نو نو مثقال کی بجائے ان سے اٹھارہ اٹھارہ مثقال سونا بیت العدل میں داخل کرایا جائے۔ یہ وہ موٹی موٹی اور اصول مذہبی سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ جن سے بہائیت کی کسی قدر حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ آیندہ مضمون میں ہم بعض تمدنی اصول بیان کرکے بتائیں گے۔ کہ نہ صرف یہ کہ مذہبی طور پر ہی بہائیت اسلام سے بالکل جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ بلکہ تمدنی طور پر بھی اسکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے ؁

فضیلت اسلام

اسلام زندہ مذہب ہے

اسلام اور دیگر مذاہب میں اتنا فرق ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب بصیرت غور وخوض سے کام لے اور متعصبانہ خیالات سے علیحدہ ہو کر اسلام کی خوبیوں اور دوسرے مذاہب کی ان خامیوں پر نظر ڈالے۔ جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ تو یقیناً اس کی فطرت پکار اٹھے گی۔ کہ یقیناً اسلام ہی میری روحانی پیاس بجھا سکتا ہے اور یہی مائدۂ روحانی میری سیری کے لئے اطمینان بخش سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ مگر افسوس اکثر لوگ ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو بجائے قوت فکر سے کام لینے کے اپنے اسلاف کی اندھا دھند اتباع کرتے ہیں۔ اور یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ جب انہیں صداقت کا پتہ لگے۔ تو اسلاف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے اختیار کر لیں اور اپنے عقائد میں کچھ تبدیلی کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝

یعنے جب انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ تم خدا کے نازل کردہ کلام پر ایمان لاؤ۔ تو وہ جواب میں یہی کہتے ہیں۔ ہمیں اپنے آباؤ اجداد کی تقلید کافی ہے۔ خواہ ان کے آباؤ اجداد نہ تو عقل رکھتے ہوں۔ اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو مورد الزام ٹھہرایا ہے۔ جو اپنی قوت فکر اور عقل سے کام لینے پر تیار نہیں ہوتے اور اندھا دھند آباؤ اجداد کی تقلید کا دم بھرتے ہیں۔ کیونکہ اگر دماغی قوتوں سے کام نہ لیا جائے۔ تو ان کا نشوونما رک جاتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسانی دماغ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اس کی ترقی کی قابلیتیں مردہ ہو جاتی ہیں۔ پس دماغی قوتوں کو برقرار رکھنے کے لئے اور اس کی قوتوں کو نشوونما دینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان حق و باطل میں خود امتیاز کرنے کی کوشش کرے۔ اور وہ طریق اختیار کرے۔ جو اس کی روحانی زندگی کے لئے مفید ہو۔ مگر افسوس کہ اکثر لوگ اسلام کے محاسن اور فضائل پر غور نہیں کرتے۔ اور حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا کہکر اسی گوشۂ ظلمت میں رہنا پسند کرتے ہیں حالانکہ اسلام بے شمار امتیازی خصوصیات رکھتا ہے۔ جن کا کسی اور مذہب میں پایا جانا ناممکن ہے مثلاً اسلام اپنی تائید میں زندہ برکات اور تازہ نشانات رکھتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر زمانہ میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور اسلام کو خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ثابت کرتے ہیں۔

ہر ایک مذہب کی غرض و غائت یہی ہوتی ہے۔ کہ بندہ کو اپنے معبود حقیقی سے ملائے۔ اس کا قرب عطا کرے۔ اور اس کا محبوب بنائے۔ لیکن اسلام کے سوا کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جس کے پیرووں میں سے کوئی یہ دعویٰ رکھتا ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کا اس سے تعلق ہے اور خدا اس سے کلام کرتا ہے۔ لیکن اسلام میں ہر زمانہ میں ایسے افراد ہوئے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کو پانے اور اس سے ہمکلام ہونے کے ثبوت دنیا کے سامنے پیش کئے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی مقصد اور مدعا کے لئے خدا تعالیٰ نے دنیا میں مبعوث کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

”مجھے بھیجا گیا ہے۔ تا میں ثابت کروں۔ کہ ایک اسلام ہی ہے۔ جو زندہ مذہب ہے۔ اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں۔ جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں۔ کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے ہوسےٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں۔ اور بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا۔ اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بجز اسلام تمام مذہب مردے ان کے خدا مردے۔ اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔ ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانو تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے۔ اور مردار کھانے میں کیا لذت۔ آؤ میں تمہیں بتلاؤں۔ کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔“

ضمیمہ انجام آتھم ص۱۶

اگرچہ اس دعویٰ کے مقابلہ میں بھی کسی اور مذہب کے پیرووں نے دعویٰ کرنے کی جرأت نہ کی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دعویٰ کے ثبوت میں بے شمار نشانات بھی پیش کئے۔ جن پر اس وقت تک لاکھوں انسان ایمان لا چکے ہیں اور خود ان میں سے ایسے افراد موجود ہیں۔ جو اسلام کی برکات کے مورد اور خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کرنے کا شرف رکھتے ہیں

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مذاہب والوں کو متواتر چیلنج دئے۔ کہ اگر کسی کو اپنے مذہب کی صداقت پر کامل یقین ہو۔ اور وہ یہ سمجھتا ہو۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے مذہب کی تائید کرے تو وہ سامنے آئے اور اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت خدائی تائید اور نصرت سے دکھائے۔

اس چیلنج کے شائع ہونے پر چاہئیے تو یہ تھا۔ کہ وہ مذاہب جن کے لاکھوں اور کروڑوں پیرو پائے جاتے ہیں۔ اور جو اپنے مذہب کے سچے ہونے کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں ان میں سے بیسیوں اس چیلنج کو منظور کر کے میدان مقابلہ میں آتے۔ اور اپنی سچائی اور صداقت کا ثبوت پیش کرتے مگر وہ دم بخود رہے۔ کسی ایک آدھ نے جرأت کی۔ مگر اسے ایسی ناکامی حاصل ہوئی۔ کہ بجائے خود اسلام کی صداقت کا بہت بڑا نشان بن گیا مثلاً امریکہ کے ایک شخص نے جس کا نام جان الیگزنڈر ڈوئی تھا۔ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کے سچا ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ دعا شائع کی۔ کہ

”میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ دن جلد آئے۔ کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر دے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انگریزی میں ایک چٹھی اسے بھیجی۔ جس میں اسلام اور عیسائیت کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ سے فیصلہ کرانے کی دعوت دی۔ یہ چٹھی امریکہ کے کئی نامی گرامی اخبارات میں شائع ہوئی ڈوئی نے جب اس کا جواب نہ دیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دعوت کو امریکہ کے متعدد اخبارات میں شائع کرا دیا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اسلام سچا ہے۔ اور عیسائی مذہب کے عقائد غلط ہیں۔ ڈاکٹر ڈوئی تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے۔ اور میری زندگی میں ہی بہت سے دکھوں کے ساتھ مرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ۱۹۰۷ء میں نہایت حسرتناک طور پر ہلاک ہو گیا۔ اور اس طرح عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت ثابت ہو گئی

ویدک دھرم کی طرف سے لیکھو میدان میں آیا جو کچھ انجام ہوا وہ اہل ہند پر تو ظاہر ہے۔ اس کے متعلق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسقدر کامیابی حاصل ہوئی کہ آریوں نے اس کے اظہار کی اور کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے۔ آپ پر یہ الزام لگا دیا۔ کہ آپ نے سازش سے لیکھو کو قتل کرا دیا ہے۔

عیسائیت اور ہندو ازم کے نمائندوں کا اسلام کے مقابلہ میں اگر اس طرح ناکام ہونا ثبوت ہے۔ اس بات کا۔ کہ خدا کے نزدیک زندہ مذہب اسلام ہی ہے وہ اسلام ہی کی تائید کرتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں دیگر مذاہب میں قطعاً نہیں۔ مبارک ہے۔ وہ جو زندہ مذہب قبول کر کے خود ایسی زندگی حاصل کرے۔ جس پر کبھی موت نہیں آ سکتی ؏

…تروں کے اعلانات

…ئف تعلیمی کے متعلق ضروری اطلاع

…سال مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا ہے۔ کہ وظائف تعلیمی …مدرسہ احمدیہ قادیان کی پانچویں جماعت سے اور تعلیم الاسلام …میں نویں جماعت سے جاری کئے جایا کریں۔ اس سے نیچے …سوں کو وظائف نہ دیئے جایا کریں۔ لہذا احباب کی آگاہی …علان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی صاحب مدرسہ احمدیہ کی پانچویں …ہائی سکول کی نویں جماعت کے نیچے کے کسی طالب علم کے …فتر ہذا سے خط و کتابت نہ فرمائیں۔

…بتہ ہائی سکول کے مستحق اور غریب لڑکے کی فیس کی درخواست …ش غور کیا جاسکیگا۔

…کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۱ء کو ختم ہو جائیگا۔ اس …نے وظائف بوجہ تکمیل تعلیم وغیرہ کے بند ہو جاتے …ائش نئے وظائف جاری کئے جاتے ہیں۔ اس لئے جو …ف لینا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ دفتر ہذا سے …رم درخواست وظائف منگوا کر مقامی جماعت کی …ے ساتھ ۲۵ اپریل ۱۹۳۱ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں …ستوں پر غور کیا جاسکے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

…کرٹریان تبلیغ توجہ فرمائیں

…تبلیغی رپورٹ جو کہ ہر سکرٹری تبلیغ کے لئے نہایت …سکرٹریان تبلیغ کی طرف سے دفتر ہذا کو باقاعدہ موصول …مندرجہ ذیل مقامات کے سکرٹریان تبلیغ کے علاوہ …ہیں کی تبلیغی رپورٹ تا حال نہیں بھیجی۔ ان کی طرف …س تساہل قابل افسوس ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ …سکرٹریان تبلیغ کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ جن …نشاء اللہ کی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ کہ وہ گزشتہ …سے نظارت ہذا کو مطبوعہ رپورٹ فارم پر کرکے …ریں۔

…ت درج ذیل ہے۔

… (ضلع لدھیانہ)   (۵) مجلانوالہ } ضلع امرتسر
… (…روز پور)   (۶) اجنالہ } ضلع امرتسر
… (گورداسپور)   (۷) گنج (لاہور)
(۸) کھیوہ باجوہ
(۹) میانوالی۔ خانانوالی } ضلع سیالکوٹ   (۲۱) چک ۱۱۶ ت ر جنوبی۔

(۱۰) گوجرانوالہ	(۲۲) لالیاں
(۱۱) کریام	(۲۳) حسن پور } ضلع ملتان
(۱۲) پھیمیاں } ضلع ہوشیارپور	(۲۴) محمود آباد } ضلع ملتان
(۱۳) منٹھیانہ } ضلع ہوشیارپور	(۲۵) مظفر گڑھ
(۱۴) چک ۵۶۲ گ ب (ضلع لائلپور)	(۲۶) جام پور۔
(۱۵) پائل۔ ریاست پٹیالہ	(۲۷) رکھ مور جنگی۔
(۱۶) سنگرور۔ ریاست جیند۔	(۲۸) خادن لنڈ
(۱۷) رینالہ اسٹیٹ۔	(۲۹) سکھر۔
(۱۸) منٹگمری۔	(۳۰) بڈھاکوٹ
(۱۹) سرگودھا۔	(۳۱) محبوب نگر
(۲۰) چک ۹۸ شمالی۔	(۳۲) بنگال۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

دفتر محاسب کا اعلان

مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو جائے گا۔ لہذا میں تمام افراد اور جماعتوں کو ذیل کے امور کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔

منی آرڈر کے کوپن پر یا بیمہ میں تفصیل کا ہونا بھی ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ اگر کسی جماعت کی رقم ۳۰ اپریل کو دفتر محاسب میں وصول ہو جائے۔ لیکن کوپن پر یا بیمہ میں تفصیل نہ ہو۔ تو ایسی رقم داخل خزانہ ہو کر سال رواں کے بجٹ میں شمار نہ ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تھوڑی سی کوتاہی سے بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں میں شامل نہ ہو سکے گی۔ پس ہر ایک رقم کے ساتھ تفصیل کوپن یا بیمہ میں دی جائے۔

(۲) صرف وہی رقم سال رواں کے بجٹ میں محسوب ہو گی جو ۳۰ اپریل کی شام تک دفتر محاسب میں بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ یا تار یا دستی داخل کر دی جائے گی۔ جو رقم یکم مئی کو داخل ہو گی۔ وہ اگلے سال میں محسوب ہو گی۔

(۳) کوپن پر تفصیل کے علاوہ پورا پتہ بھی ضروری ہے بعض دوست بیمہ میں بھی اپنا پورا پتہ نہیں لکھتے۔ بلکہ تفصیل کا کاغذ تک نہیں ڈالتے۔ پس کوپن پر پتہ خوشخط لکھا جانا ضروری ہے۔ تاکہ رسید جلدی جاری ہو سکے۔

(۴) بیمہ کرانے والے دوست حتی الوسع نوٹ چھوٹی قیمت کے مثلاً پانچ روپے یا دس روپے والے رکھا کریں۔ اور اگر ٹکٹ رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو ایسے ٹکٹ رکھے جائیں جو ۲ پیسے یا ۱ آنہ والے ہوں۔ اس سے بڑی قیمت کے ٹکٹ بہت وقت سے خرچ ہوتے ہیں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

انجمن کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۱ء کو ختم ہو کر یکم مئی ۱۹۳۱ء سے نیا شروع ہو جانیوالا ہے۔ جن جن انجمنوں کے ذمہ بقایا رہ گیا ہے۔ انہیں اطلاع دی گئی ہے۔ امید ہے۔ احباب نے اس طرف توجہ کی ہوگی بقائے کی ادائیگی میں کوشاں ہوں گے۔ اور ۳۰ اپریل تک روپیہ خزانہ میں داخل کرا دیں گے۔ ورنہ یکم مئی کی داخل شدہ رقم نئے سال میں شمار ہو گی۔

جن جماعتوں نے اپنا بجٹ ۸ اپریل تک پورا کر دیا ہے ان کا نام درج ذیل کر کے دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے کارکنوں کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ ان پر اپنا خاص فضل نازل فرمائے۔ اور انہیں دوسروں کے لئے اسوۂ حسنہ بنائے۔

(۱) بھاگووال	(۲۲) جھنگ مگھیانہ
(۲) چھٹہ (گورداسپور)	(۲۳) خوشاب۔
(۳) تلونڈی راماں	(۲۴) شیخ پور
(۴) گلانوالی۔	(۲۵) پنڈی بہاؤالدین
(۵) کڑی افغاناں	(۲۶) پنڈ دادنخان۔
(۶) بہلول پور	(۲۷) پشاور
(۷) برنج ورکس	(۲۸) نوشہرہ
(۸) پسرور نوشہرہ۔	(۲۹) مالاکنڈ
(۹) ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ۔	(۳۰) بستی مندرانی
(۱۰) بھڑتانوالہ۔ کوروال	(۳۱) لیہ (ملتان)
(۱۱) لنڈا بازار (لاہور)	(۳۲) مظفر گڑھ
(۱۲) بھینی۔	(۳۳) لودر۔
(۱۳) چک جھمور ۱۱۷	(۳۴) نابھہ
(۱۴) وزیر آباد۔	(۳۵) توپخانہ …
(۱۵) حافظ آباد	(۳۶) دہلی
(۱۶) کولو تارڑ۔	(۳۷) حصار۔
(۱۷) پنڈی بھٹیاں	(۳۸) کرنالی۔
(۱۸) جڑانوالہ۔	(۳۹) سنوری۔
(۱۹) کھیوہ چک ۱۷۶ …	(۴۰) رام پور۔
(۲۰) جھنگ۔	(۴۱) کلکتہ۔
(۲۱) چنیوٹ۔	(۴۲) پیر کوٹ شاہ۔

خاکسار

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

ہر قسم کی مردانہ کمزوریوں کا علاج

کناری رونس ہے

کناری رونس محنت کرنے والوں کی رفیق ہے کمزوروں کی دوست اور بیماروں کی مددگار ہے اس سے صالح خون پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کو طاقت اور حرارت غریزی بڑھتی ہے۔ اس کے چند دن کے استعمال سے آپ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے اندر خاص تغیر پائیں گے مایوسی اور کاہلی دور ہو جائیگی۔ کام کرنے کو دل چاہے گا۔ اور دل میں فرحت اور سرور پیدا ہو گا اس دوا میں خوبی یہ ہے۔ کہ آج کل کی بازاری دواؤں کی طرح سر یا خون میں جوش پیدا کر کے اثر نہیں کرتی۔ بلکہ اندرونی غدودوں کے فعل کو ٹھیک کر کے صحت کو درست کرتی ہے۔ اسلئے اس کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے بےوقت سفید ہونے والے بال رک جاتے ہیں۔ اور جسم کے مختلف اعضاء کے فعل اس طرح درست ہو جاتے ہیں کہ سب قسم کی مردانہ امراض جاتی رہتی ہیں عام اور خاص کمزوریوں والے لوگوں کو اس سے زیادہ فائدہ بخش دوائی ملنی مشکل ہے۔ قیمت فی شیشی عہ پیکنگ پوسٹیج علاوہ دلکشا ہیر آئل بہترین تیل ہے۔ دانتوں کی حفاظت کے لئے دلکشا سنون بہترین سنون ہے۔

ہماری ادویہ کے متعلق بعض معززین کی رائے

سید عبداللطیف صاحب چک قاضیاں ضلع گورداسپور۔ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

مینیجر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ آپ کے سرمہ نورانی کی ایک شیشی میں نے اپنے والد صاحب کی آنکھوں کے لئے خرید کی تھی جن کی عمر ۷۵ سال کے قریب ہے اس نے میرے والد صاحب کی آنکھوں کو اس قدر فائدہ دیا ہے۔ کہ اب وہ رات کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی جاری رہتا تھا۔ اب بالکل بند ہو گیا۔ صاف طور پر کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے استعمال کے بعد بلا تکلیف اب مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اور اب عینک کی ضرورت نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دیوے۔ کہ آپ نے ایسی مفید چیز ایجاد کی ہے۔

(۲) سید مسعود صاحب ہیڈ کانسٹیبل لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

کہ میں نے دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان کی دوائی کناری رونس جب میں پولیس ٹریننگ سکول پھلور میں تھا۔ استعمال کی رفع قبض اور تقویت اعصاب کے لئے نافع پایا۔

المشتہر

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

شربت فولاد

عورتوں کی بیماریاں متعلقہ حیض کمی و بیشی حیض

ناطاقتی اٹھرا اور ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے

مکرمہ بنت ظہور الحق صاحب فاروقی مرحوم انسپکٹر ڈاکخانہ دریں شاملی لکھتی ہیں۔ کہ میں نے تین بوتلیں شربت فولاد استعمال کی ہیں۔ شربت واقعی مفید اور امراض مستورات کی بہترین دوا ہے۔ اس لئے تین بوتلیں اور بھیجدیں مشکور ہونگی

قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے

محصول ۸؍

تیار کردہ فیض عظیم میڈیکل ہال قادیان

تجارت کرو اور فائدہ اٹھاؤ

عید پر اپنی اور اہل و عیال کی ضروریات

پوشیدنی ارزاں قیمت میں پوری کرو!

کٹ پیس کا تازہ چالان جس میں نئے ڈیزائن۔ اعلیٰ اور عمدہ قسم کم خرچ بالانشین مال ہے۔ آگیا ہے۔ نرخ مقابلتاً ارزاں ہیں۔ ہماری پچاس روپیہ مالیت کی چھوٹی گانٹھ کے کٹ پیس میں آپ کے یکصد روپیہ کے پارچات تیار ہو سکیں گے۔ دوکاندار اور بیوپاری دوصد روپیہ مالیت کی گانٹھ بطور نمونہ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ کرایہ مال گاڑی بذمہ کمپنی ہوگا۔ زرچہارم ہمراہ آرڈر پیشگی آنا ضروری ہے۔ کل رقم پیشگی موصول ہونے پر ۱۲؍ روپیہ حصہ فی صدی کمیشن ملے گا۔

تنخواہ یا کمیشن پر کام کرنے والے ایجنٹوں کی ہر مقام پر کو لئے ضرورت ہے۔ ار کا ٹکٹ بھیج کر ہمارا نمونہ نسٹ اور قواعد طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

مرکنٹائل کمپنی کوہاٹی نمبر ۱۱

اگر آپ انگریزی میں لائق بننا چاہتے ہیں

یا اپنے بچوں کو لائق بنانا چاہتے ہیں

تو آج ہی ایک کارڈ لکھ کر کتاب انگلش ٹیچر منگوائیں یہ کتاب انگریزی گرامر گفتگو ترجمہ اور خط و کتابت وغیرہ میں جلد لائق بنا دیگی۔ اور امتحان میں کامیاب ہونے کا یقین ہوگا۔ دیکھئے جناب محمد حسین صاحب سپیچ حصار کیا فرماتے ہیں میں نے جدید انگلش ٹیچر کو بچوں کے لئے نہایت مفید پایا براہ کرم دو اور کتابیں بھیج کر ممنون فرمائیں۔

میں گوپال سنگھ صاحب سلطان ونڈ امرتسر میں انگریزی میں بہت کمزور تھا لیکن جدید انگلش ٹیچر سے میں انگریزی گرامر بہت اچھی طرح سیکھ گیا ہوں۔ اور امید ہے کہ امتحان انٹرنس میں ضرور پاس ہو جاؤں گا۔

اگر یہ کتاب ایک لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے تو قیمت واپس منگوا لیں۔ صفحات ۱۴۸ دوسرا ایڈیشن

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک

منیجر سراج دار الاشاعت شملہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

یکم مئی ۱۹۳۱ء سے سواری گاڑی سے جانے والے پارسلوں اور اسباب کی شرح کرایہ میں قریباً پندرہ فیصدی اضافہ ہو جائے گا۔

تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرس آفس لاہور
۱۸ اپریل ۱۹۳۱ء

جے ایچ چینر
چیف کمرشل منیجر

احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

حاجی وزیر علی احمدی — ایجنٹ

اپنی خصوصیات میں گھڑی کے تمام کارخانوں سے ممتاز ہے اس لئے کہ معمولی قیمت میں اعلیٰ قسم کی گھڑیاں سپلائی کرنے کے علاوہ یہ شرط ہے اگر ناقص حالت میں گھڑی خریدار کے پاس پہنچے تو فوری واپسی اور جائز شکایت پر اصلاح یا تبدیلی بلا محصول واپسی بذمہ ایجنسی۔ علاوہ ازیں جب ضرورت ہو۔ گھڑی بھیج دیں بجز صفائی اور محنت کی کے دس پندرہ منٹ کے کام کا بھی معاوضہ نہیں لیا جاویگا ہمدردی اور ایمانداری کی باتیں ہیں۔ جو چار پانچ روپیہ والی گھڑی فروخت کر کے ہم کبھی نہیں کر سکتے۔ مختصر فہرست ذیل میں دیکھیں۔ اور مفصل ایک کارڈ لکھ کر منگوالیں جیب و کلائی کی ۱۵ جوئل والی لیور مشین نکل کیس کی ۸ روپے والی چاندی کی ۱۲ روپے رولڈ گولڈ کی ۱۵ روپے ٹائم پیس ۳ الارم عمدہ قسم ۴ روپے آفس کلاک گھنٹہ نصف گھنٹہ بجانے والی بجلی کی آواز لانبا قد ریگولیٹر خوبصورت مضبوط قیمت ۱۲ روپے و ۱۵ روپے۔

ہمدرد نسواں

کیا ہی عجیب اکسیر ہے جو مستورات کی تمام امراض متعلقہ ایام ماہواری اور اس کے عوارض باطنی یعنی بندش و کمی۔ درد کمر۔ قبض و درد سر دائمی۔ ضعف جگر۔ استحاضہ۔ اعضا شکنی۔ باؤ گولہ ہسٹیریا وغیرہ کو یکدم دور کر کے بار آور بھی کرتی ہے چند یوم میں مریضہ سرخ رنگ طاقتور نظر آنے لگتی ہے بیشمار بہنیں فائدہ اٹھا کر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ہے۔

سرمہ لاثانی تمام امراض چشم خصوصاً کہنہ لاعلاج ککروں کا تریاق ہے ہزارہا بندگان کا مصدقہ ہے قیمت فی تولہ عہ

شفاخانہ خادم صحت دارالفضل قادیان پنجاب

انیس عالم

علاج ہومیوپیتھک ایک نہایت لطیف علاج ہے۔ اس بے بہا سائنس میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں زہر کو تریاق اسی سائنس نے بنایا قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپیوں کا کام پیسوں میں سالوں کا کام دنوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ غریب و امیر کے لئے موافق ہزاروں بچوں عورتوں مردوں پر آزمودہ کھانے میں مزے دار دیکھنے میں بھلی۔ سخت سے سخت تکلیف میں کارآمد۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ نہ زیادہ دوا کی ضرورت نہ پرہیز کی تکلیف نہ کڑوی کرنے والی دواؤں کی حاجت۔ ایک مرض ایک دوا۔ صرف مریض اپنا پورا حال لکھے۔ جو جو تکلیف ہو دماغ سے لے کر پاؤں تک بیان کرے۔ مزاج اور بیرونی اثرات سے مرض کا گھٹنا بڑھنا بتائے۔ پھر دیکھئے انشاءاللہ چھوٹی چھوٹی سفید گولیاں کتنی زود اثر ثابت ہوتی ہیں۔ بفضل خدا ہزاروں زندگی سے مایوس تندرست ہو چکے ہیں فارم تشخیص ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمایئے۔ ہر ظاہر و پوشیدہ مردانہ زنانہ بیماری کیلئے امریکن جرمن مجربات ملنے کا پتہ:۔

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم ڈی ایچ ایس انیس عالم ہومیوپیتھک فارمیسی
بیری اکبر پور کانپور

آپکی ضرورت اور ہماری فرمہ داری

اگر آپ کو روپے کی ضرورت ہے تو فوراً اس کمپنی کے قواعد کا ملاحظہ فرما کر اپنی ضرورت کو پورا کریں۔ یہ کمپنی بلا سود نہایت آسان شرائط پر قرضہ دیتی ہے۔ اور نہایت دیانتداری اور ایمانداری سے کام کر رہی ہے کنوینسروں کی ہر جگہ ضرورت ہے تنخواہ یا کمیشن کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں

مینیجر دی ریلائبل لون کمپنی فیروز پور چھاؤنی

رہنمائے مرغی خانہ

مکمل باتصویر ایڈیشن دوم چھپ گیا اس کتاب نے سینکڑوں نوجوانوں کو بارو زگار بنا دیا ہے۔ یہ ہر پہلو سے مکمل دس سال کے تجربہ کا نچوڑ بیسیوں قیمتی کتب کا مخزن اس کی موجودگی میں کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں اس میں رنگدار پانچ و سادی ۵۰ تصاویر اور ۱۸۰ صفحہ قیمت ایک روپیہ چار آنے بمعہ خرچ ونیزو ہیتی اور امریکن۔ ہر نک سال کے انڈے دینے والی مرغیاں اور ان کے تازہ انڈے بارعایت خرید فرماویں

مینیجر پنجاب پولٹری فارم سرگودہا

نئی ایجاد

اور نہایت مجرب دوائی "اکسیر تسہیل ولادت" مستورات کیلئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بذاتہٖ منگوا کر اس کے خداداد اثر کا مشاہدہ کریں کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں قیمت معہ محصول ڈاک دو روپیہ آٹھ آنہ:

مینیجر شفاخانہ دلپذیر۔ سلانوالی ضلع سرگودہا

موت کی گرم بازاری

امراض دق و سل کی تباہ کاریوں کے سیلاب کو دیکھ کر جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب پی۔ ایم ایس نے ان لاعلاج امراض کا پوری تحقیق و تفتیش کے بعد علاج دریافت کر لیا ہے اور ثابت کر دیا کہ دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں ہے جس کی دوا پیدا کی گئی ہو۔ آپ نے متعدد عربی و فارسی اور انگریزی کی طبی کتب سے ان امراض کے متعلق جو کچھ حاصل کیا اس کو البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل میں کی صورت میں اس طرح یکجا کر دیا ہے۔ کہ اس میں دق کی تعریف اور اس کے اسباب و علامات اس سے بچنے کے طریقے اور علاج نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہیں۔ کوئی کتب خانہ بلکہ کوئی گھر اس لاجواب کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیئے قیمت فی جلد للعہ ملنے کا پتہ: شوکت تھانوی نزد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

شاہجہانپور کا مشہور سلک کلاتھ

ہر قسم کا بہترین اور پائدار کپڑا ریشم مثلاً سوٹنگ۔ شرٹنگ۔ صافہ و رومال وخوشنما چیک بورڈیا ایروگراف پرنٹڈ ساڑیاں وغیرہ ہمارے کارخانہ سے مناسب قیمت پر ملیں گی آزمائش شرط ہے۔ آرڈر کے خلاف یا ناپسند ہونے پر مال واپس نمونہ مفت طلب کریں

ایم اے خلیل احمدی پروپرائٹر دی اورینٹل سلک ویونگ فیکٹری شاہجہانپور

لوئی کوہنی نیچر کیور کا تجربہ

اگر کسی دوست نے ڈاکٹر لوئی کوہنی آف جرمنی کے نیچرل طریقہ علاج کا تجربہ کیا ہو۔ خواہ یہ طریق مفید ثابت ہوا ہو۔ یا غیر مفید۔ تو مجھے اپنے اسم گرامی سے مطلع فرمائیں۔ ضروری مشورہ چاہتا ہوں۔

احقر عبدالقیوم خاں احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۱۷ اپریل کی شب ریلوے سٹیشن دہلی کے یارڈ میں ایک خالی گاڑی سائیڈنگ میں کھڑی تھی۔ کہ اچانک اس کے نیچے بم پھٹا جس سے لائن پر کام کرنے والے چار قلی شدید زخمی ہوئے۔ لائن کو بھی نقصان پہنچا۔

—— اسی رات دہلی کے کٹڑہ بڑیاں میں ایک بنگالی بم یا پٹاخے بنا رہا تھا۔ کہ ایک اس کے ہاتھ میں پھٹ گیا۔ جس سے ہاتھ اور چہرہ پر زخم آئے۔

—— اخبار سول راوی ہے۔ کہ اپریل کے ابتدائی ایام میں دو پشاوری ۵۴ رائفلیں۔ دو پستول اور قریباً دو ہزار کارتوس پانچ خچروں پر لاد کر کوہاٹ سے بونیر کی طرف لے جا رہے تھے۔ کہ ہوتی مردان کے قریب بر لب سڑک پولیس نے چھاپہ مار کر انہیں گرفتار کر لیا۔

—— مدراس سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ علاقہ مالابار کے ہندو اور موپلا رہنماؤں نے حکومت کے پاس ایک میموریل ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس علاقہ میں کانگریسیوں کو داخلہ اور تقریریں کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ورنہ امن و امان تباہ ہو جائیگا۔ ۱۹۲۱ء میں ماپلاؤں کو کانگریسیوں نے ہی گمراہ کیا تھا۔

—— بمبئی کے ایوان تجارت کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے لارڈ ولنگڈن نے کہا۔ اس وقت ہندوستان کے آمد و خرچ کو برابر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ٹیکس کم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اور جہاں جہاں ممکن ہو گا۔ حکومت ہند کے اخراجات میں تخفیف کی جائے گی۔

—— بمبئی میں ۱۸ اپریل کو نواب صاحب بھوپال نے ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اسی شام کو گاندھی جی نے اسی موضوع پر مولانا شوکت علی صاحب سے ملاقات کی۔

—— فسادات کانپور کی تحقیقات کے لئے حکومت کے مقرر کردہ کمیشن نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس نے جب فساد زدہ رقبوں کا معائنہ کیا۔ تو معلوم ہوا ہے۔ زیادہ تر ہندو محلوں میں گیا۔ مسلمانوں نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ پہلی شہادت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ہوئی جس نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ چونکہ مجھے امید تھی۔ کہ پولیس کی زبردست جمعیت حالات پر قابو پالیگی۔ اس لئے میں نے مارشل لاء کا نفاذ ضروری نہ سمجھا۔

—— لکھنؤ کی مسلم نیشنلسٹ کانفرنس نے مخالفت کے خوف سے داخلہ پر سخت پابندیاں عائد کیں۔ اور بغیر ٹکٹ کے کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ دی۔ غیر کانگریسی مسلمانوں کو ٹکٹ دینے سے بھی انکار کر دیا گیا۔ عمارت کے ارد گرد لاٹھیوں سے مسلح کانگریسی غنڈے پہرہ دے رہے تھے۔ شہر میں سخت رنج و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور کانفرنس کے خلاف بڑے بڑے اشتہار شائع کئے گئے۔ صدر نے اپنے زبانی خطبہ میں مخلوط انتخاب کی حمایت کی۔

—— میڈیکل سکول آگرہ میں صورت حالات نازک ہو رہی ہے۔ امتحان میں شورش کرنے کی وجہ سے منتظمین نے دس طلباء کو سکول سے خارج کر دیا تھا۔ جس پر تین سو طلباء نے بھوک ہڑتال کر دی۔ ہوسٹل میں پولیس کا پہرہ لگا ہوا ہے۔

—— سر محمد شفیع کے فرزند میاں محمد رفیع بیرسٹر لیجسلیٹو اسمبلی کے ڈپٹی سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

—— مسٹر بائڈ چیف سکرٹری حکومت پنجاب ریٹائر ہونے سے قبل رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ مسٹر گاربٹ سابق ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو لگایا گیا ہے۔

—— ایسٹرن بنگال ریلوے کے ورکشاپ واقع سیدپور میں آتشزدگی کے ایک ہولناک واقعہ کی اطلاع ملی ہے۔ جس سے متعدد عمارتیں اور ریل گاڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ چھ لاکھ کیا جاتا ہے۔

—— سورت کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس علاقہ میں کانگریسی دیہاتی تاڑی کی دکانوں پر برابر حملے کرتے اور انہیں لوٹ رہے ہیں۔ شرائط صلح کی اچھی پابندی ہو رہی ہے۔

—— پنجاب کے بیوپاریوں اور غیر زراعت پیشہ لوگوں کی سالانہ کانفرنس ۲۸ اور ۲۹ اپریل کو بمقام لائلپور منعقد ہو گی۔

—— رومانیہ کا شہزادہ جو بین الاقوامی انجمن پرواز کا ممبر بھی ہے۔ پیرس سے سیگن تک پرواز کر رہا تھا۔ کہ ہندوستان سے گزرتے ہوئے الہ آباد و گیا کے درمیان اس کا جہاز ٹوٹ گیا۔ اور وہ نیچے اترنے پر مجبور ہوا۔

—— لنڈن کی ایک خبر آئی ہے۔ کہ گڑھوالی فوجی سپاہیوں کی سزاؤں میں تخفیف ہونیوالی ہے۔

—— مقدمہ سازش لاہور کے سلسلہ میں وکلائے صفائی نے ہائیکورٹ میں درخواست دے رکھی تھی۔ کہ گواہان سلطانی کو پولیس کے قبضہ سے نکال کر جوڈیشنل حوالات یا جیل خانہ میں بھیجا جائے۔ ۱۸ اپریل کو ہائی کورٹ کے ججوں نے یہ درخواست منظور کر لی۔

—— لارڈ ارون نے ہندوستان سے جانے سے پیشتر اپنا وائسریگل لاج دہلی یونیورسٹی کو عطا کر کے یونیورسٹی کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر دیا۔

—— ۲۰ اپریل کو شام کے ساڑھے پانچ بجے سیالدہ ریلوے سٹیشن پر چار بنگالی نوجوانوں نے ریلوے کلرکوں پر حملہ کر دیا۔ جو نقدی کی تھیلیاں کیش آفس کو لے جا رہے تھے اور ان سے ۵ ہزار روپیہ چھین کر بھاگ گئے۔ جن لوگوں نے ان کے تعاقب کی کوشش کی۔ ان پر گولیاں چلائی گئیں چند آدمی زخمی ہو گئے ہیں۔

—— ۲۰ اپریل کی صبح کو لارڈ اور لیڈی ولنگڈن اپنی پارٹی سمیت دہلی پہنچ گئے۔

—— لاہور میں یہ افواہ گرم ہے۔ کہ کسی ذمہ دار عہدہ دار کی بددیانتی کی وجہ سے ایس ایل ایف اے اور بی اے کے امتحان کے پرچے آؤٹ ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں فوری تحقیقات کی جا رہی ہے۔ اور چند ہی روز میں اہم انکشافات کی توقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد یہ دونوں امتحانات از سر نو ماہ اگست میں ہونگے۔

—— امرتسر کانگریس کمیٹی میں سخت تفرقہ پیدا ہو گیا ہے۔ ۱۹ اپریل کو ورکنگ کمیٹی کے بعض ممبروں کا جلسہ ہو رہا تھا۔ کہ دوسری پارٹی کے بعض لوگوں نے اندر گھس کر لیمپ وغیرہ توڑ ڈالے۔ حاضرین کو گالیاں دیں۔ اور دھکے مار کر باہر نکال دیا۔

—— ۲۰ اپریل کو امرتسر میں کانگریس کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مگر دوران کارروائی میں دو تین بار پتھر اور اینٹیں پھینکی گئیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ پبلک میں کانگریس آہستہ آہستہ اپنا اثر زائل کر رہی ہے۔

—— ۱۲ اپریل سے لاہور میں نیشنل مہاودیالہ کے زیر اہتمام ایک سکول کھولا گیا ہے جس میں لڑکے لڑکیاں انٹرنس تک اکٹھے تعلیم حاصل کرینگے۔ جہاں ہندی علوم پر زیادہ زور دیا جائیگا۔ وہاں سوامی دیانند کی ہدایت پر بھی بخوبی عمل ہو سکیگا۔ جنہوں نے لڑکے لڑکیوں کے سکول بہت دور دور بنانے کی تائید کی ہے۔

—— اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں ایک دس سالہ لڑکی کو ایک شخص نے سات تولہ سونا حاصل کرنے کے لالچ سے جو لڑکی کے پاس بصورت زیورات تھا۔ گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ بچوں کو زیور پہنانے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

—— کوہاٹ کے قریب غیر علاقہ کے آفریدیوں نے ایک سڑک پر پتھر رکھ کر راستہ روک لیا۔ اور ایک موٹر لاری کو کھڑا کر کے مسافروں کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ نقصان کا اندازہ دو ہزار کے قریب ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کانپور کے فسادات کے سلسلہ میں مسلمان دھڑا دھڑ گرفتار ہو رہے ہیں۔ سوائے چند ایک کے کوئی مقامی مسلمان انکی امداد